

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
 (سورة النساء: 29)

توشیح کا ثبوت



مؤلف: علامہ مخدوم عبد الغفور الومیش

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب

شان کلمہ

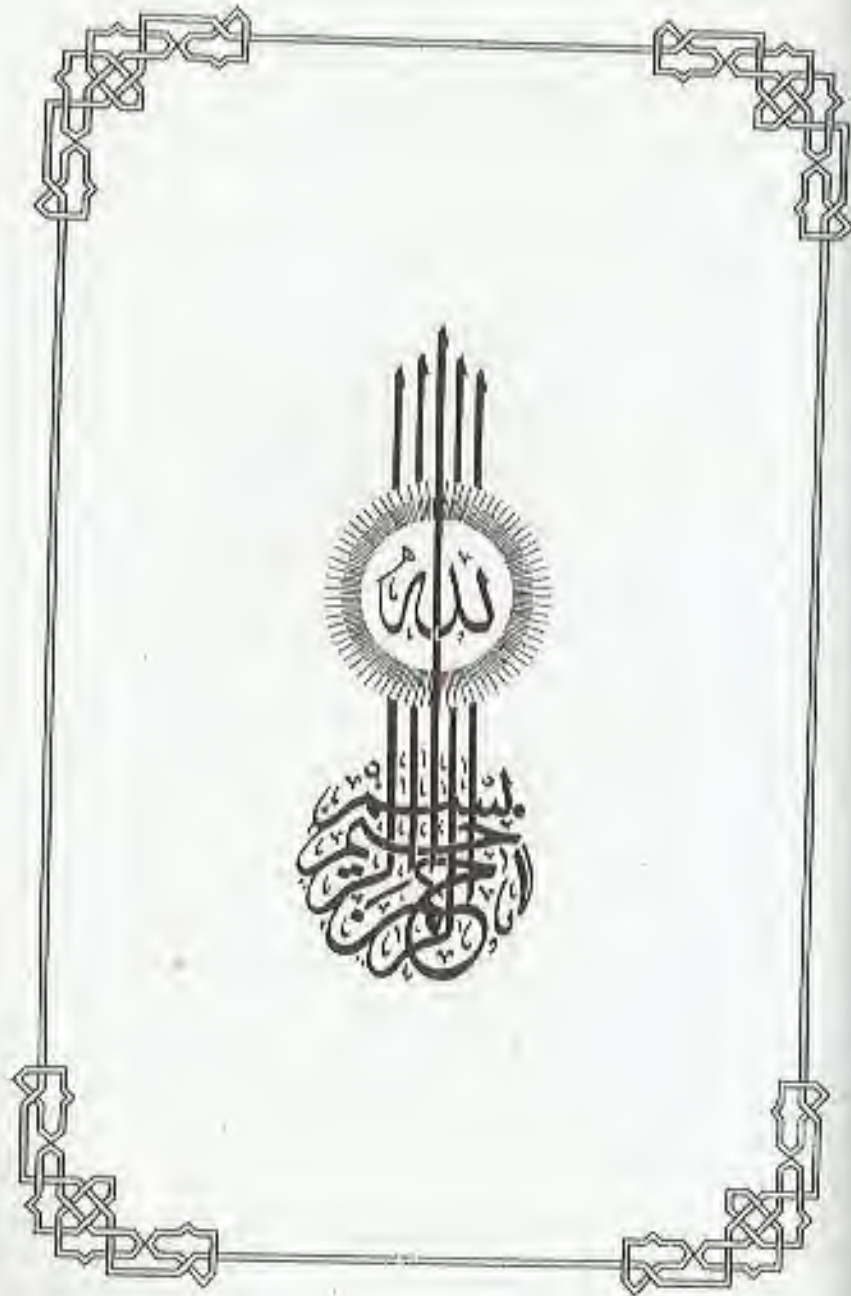
مکتبہ نبیہ جامعہ فیض العلوم غلام محمدی بسے ہڈا لاہور پاکستان

توسل کا ثبوت

شیخ الحدیث و التفسیر علامہ محمد عبدالغفور الوری

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غلہ منڈی رائے ونڈ (لاہور پاکستان)



توشل کاشوت

نام کتاب

شیخ الحدیث والذکر علامہ محمد عبدالغفور الوری

مصنف

صاحبزادہ مولانا محبوب سرور الوری

پروف ریڈنگ

صفحات

تعداد

قیمت

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم قلہ منڈی رائے وٹہ (لاہور پاکستان)

ملنے کا پتہ:

0300-4349461, 042-35390243

رابطہ:

0300-4256623

17-OXLEY ROAD PRESTON,
LANCASHIRE, (PR1-5QH) ENGLAND

ملنے کا پتہ انگلینڈ:

WASEEM UD DIN

7-STUART ROAD PRESTON,
PR2-6AD UK.

فہرست مضامین

نمبر شمار	صفحہ نمبر
1- اظہارِ تضرع	1
2- خطبہ	2
3- عرضِ مؤافت	3
(قرآن و تفاسیر کی روشنی میں توسل کا ثبوت)	
4- اللہ تعالیٰ کے حکم سے توسل کا ثبوت	6
5- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے فتح و نصرت کا ثبوت	7
6- حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے قبول	10
7- موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تہرکات سے توسل کا ثبوت	13
8- حضور کے توسل سے مغفرت اور توبہ قبول	15
9- اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہمیشہ توسل سے دعا کرتے	17
10- بارگاہِ خدا میں بندگانِ خدا کا توسل پیش کرنا ضروری ہے	18
11- پورا خاندان ایک نیک بندے کے توسل سے محفوظ	20
12- قیدی کی نجات یومِ عاشوراء کے توسل سے	22
13- ینائی اور جوانی قمیصِ یوسف علیہ السلام کے توسل سے لوٹ آئی	24
14- گھوڑی کے قدم کی مٹی کے وسیلہ سے سونے کا پتھر از بندہ	25
	27

15- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاء پاک و صاف ہونے کا وسیلہ عظمیٰ

29	اور باعثِ تسکین ہے۔
31	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش و وسیلہ جبریل سے
32	اللہ والوں کی ذواتِ مقدسہ سرِ ابرکت ہوتی ہیں۔
34	حضور کے وسیلہ سے کفار بھی عذاب سے محفوظ۔
36	موسے علیہ السلام کی دعاء کا وسیلہ۔
37	شعیب علیہ السلام کی ینائی اور جوانی انبیاء کے توسل سے لوٹ آئی۔
39	عصر و عشاء کی سنتوں کے توسل سے بارش کا ہونا۔
41	ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے۔
42	اصحابِ کہف کا توسل غرق ہونے اور آگ میں جھنسنے سے بچاتا ہے۔
43	(احادیث کی روشنی میں توسل کا ثبوت)
44	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اور انبیاء کے توسل سے دعاء کرنا
	یہ آپ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
47	حضور کے توسل سے نابینا بینا ہو گیا اور حضور سے قولاً توسل کا ثبوت۔
50	حضور کے توسل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول
	اور آپ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
53	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش اور
	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عملاً توسل کا ثبوت۔
55	قطب میں مبتلا لوگوں کیلئے امام کا حضور ﷺ کے توسل سے بارش طلب کرنا
	29

30- بیہوشی کے وسیلہ سے بارش۔ 57

31- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر کے توسل سے بارش کا ہونا۔ 59

32- اللہ کے نیک بندوں کا توسل دعا میں منت ہے اور 60

عمل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے۔

33- ضعیفوں کے توسل سے مدد اور رزق نصیب ہوتا ہے۔ 62

34- شام کے ابدالوں کے توسل سے تمام بلائیں زد۔ 63

(فقہ کی روشنی میں توسل کا ثبوت)

65

35- خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل پیش کرنا مستحسن ہے۔ 66

36- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فقیر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر آنا 67

اور ان کے توسل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا۔

37- حضرت معروف کرمی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توسل سے بارش۔ 68

38- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ حربہ کے توسل سے دعا کر۔ 69

39- مندرجہ ذیل فتاویٰ میں بھی توسل کا ثبوت قرآن و حدیث کے مطابق موجود ہے 70

اظہارِ تشکر

قارئین کرام محبی و مخلصی فاضل جلیل مولانا وسیم الدین صاحب سلمہ حال

(پریسٹن یو۔ کے) میرے قابل ترین شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے مکمل بخاری شریف

تک دورہ حدیث میرے پاس پڑھا اور ہمیشہ ناچیز کا دینی معاملات میں بھرپور ساتھ دیا اور

دے رہے ہیں تو ناظرین و قارئین میری خدمت دینی و ملی جو کتاب کی صورت میں آپ کے

سامنے ہے۔ اس کا شائع کرانا اور منظر عام پر لانا بھی انہی کی مساعی جلیلہ کا نتیجہ ہے۔ میں

بفرمان مصطفیٰ ﷺ "مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ" ان کا تہ دل سے مشکور

ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس نیک بخت فاضل کو ہمیشہ باعزت و عظمت زندہ و پایندہ سلامت، یا

کرامت و شرافت رکھے۔ آمین

محمد عبدالغفور الوری غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلَوْتُهُ دَوْمًا عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ
وَأَئِلِّهِ وَالْأَصْحَابِ هُمْ مَا وَآيَ عِنْدَ شَدَائِدِي
فِي أَلِي الْعَظِيمِ تَوْسَلِي بِكِتَابِهِ وَبِأَحْمَدِ

أَمَّا بَعْدُ

مرض مؤلف

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر ہے کہ کائنات کا
لڑہا لڑہا اپنے خالق و مالک کا ہی محتاج ہے اور اسی کی بارگاہ اقدس میں اپنی محبوبیت و مقبولیت کا
خواہاں اور کوشاں ہے اور پوری مخلوق خدا میں اشرف المخلوقات ہونے کا شرف صرف انسان کے
حصہ میں آیا ہے۔ اور جب یہ شرف صرف انسان کو حاصل ہے تو اسے اتنی ہی مقبولیت و محبوبیت
خداوندی کی ضرورت ہے اور یہ مرتبہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جبکہ پہلے کسی مقبول و محبوب خدا
کے دامن سے وابستہ ہو اور جن کے دامن سے وابستگی اسے مقرب و محبوب بنا سکتی ہے۔ وہ انبیاء
و اولیاء و صلحاء کی ذوات مقدسہ ہیں۔ جن کا توسل اور وسیلہ بارگاہ رب العزت میں پیش کیا جاتا
ہے۔ قارئین و ناظرین یہ بات پیش نظر رہے کہ میں اپنے آپ کو زمرہ مؤلفین و مصنفین میں
شمولیت کا قطعاً اہل نہیں سمجھتا یہ جن کا حصہ ہے انہی کا ہے۔

مگر کثیر تعداد میں میرے کرم فرماؤں اور محبین کا یہ اصرار و تقاضا رہا کہ بعض
لوگ انبیاء و اولیاء کے توسل اور وسیلہ سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرنے کو ناجائز
کہتے ہیں۔ تو آپ قرآن و حدیث اور فقہ و تفسیر اور آثار صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین
کے قول و عمل سے اس کا جواز و ثبوت نہایت آسان اور سلیس زبان اردو میں ایسا جامع
اور مدلل تحریر کر دیں جس سے بالبداهت و صراحت حکم خدا (جل جلالہ) و حکم حبیب

خدا (ﷻ) اور عمل حبیب خدا (ﷺ) و عمل انبیاء و صلحاء امت سے اثبات توشل و وسیلہ روز روشن سے کہیں زیادہ واضح ہو جائے۔ تو اپنے کرم فرماؤں کے حسب منشاء اس مسئلہ توشل و وسیلہ کے ثبوت و جواز کو اول آیات قرآنی سے اور پھر ان کے تحت دلائل تفاسیر پھر احادیث اس کے بعد فقہ اور فقہاء کے دلائل پھر اولیاء و صوفیاء کے ارشادات و عملیات کے مطابق ثابت کیا گیا ہے۔ مگر قارئین یہ بات پیش نظر رکھیں!

کہ قرآنی آیات کے تحت تفاسیر کے حوالہ جات میں یہ خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ آیت کے تحت کسی ایک دو تفسیروں کی عبارت نقل کر کے اس مضمون کی عبارت جن جن زیر ملاحظہ تفاسیر میں موجود تھی اُن کے صفحات و جلد تحریری کر دی گئی ہیں اور بخوف طوالت سب کی عبارتیں نقل نہیں کی گئیں۔ اسی طرح احادیث کو نقل کرنے میں طوالت کے پیش نظر ایک یا دو حدیثیں نقل کر کے جن جن کتب احادیث میں اس مضمون سے متعلق احادیث ہیں اُن کے صفحات مع جلد اکٹھے درج کر دیئے ہیں۔ تاکہ جس کسی کے پاس جو کتاب حدیث موجود ہو اس میں دیکھ سکے۔ اور یہی طریقہ کتب فقہ اور کتب سیر و فتاویٰ میں ملحوظ رکھا گیا ہے اور حتی الامکان پوری چھان بین کے ساتھ مدلل طور پر مسئلہ توشل کو واضح کیا گیا ہے۔

پھر بھی اگر صاحب نظر و فکر و ژرف نگاہ دانش مند کہیں کوئی خامی و کمی محسوس کریں تو بعد از تحقیق باحوالہ مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اسے صحیح کر کے

شائع کر دیا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک (ﷺ) کے صدقے سے اسے قبول فرمائے اور میرے لیے توفیق آخرت و صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

محمد عبدالغفور الوری

مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم منڈی رائیونڈ لاہور (پاکستان)

توسل کا ثبوت

قرآن و تفاسیر کی روشنی میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کا اپنے قرب و رضا کے حصول کے لئے
توسل و وسیلہ تلاش کرنے کا حکم

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۵/۵) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (ترجمہ: البیان، حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی)

اس آیت کے تحت تفسیر المنار ج ۶/۳۰۶ میں ہے کہ الْوَسِيلَةُ إِلَيْهِ هِيَ مَا يُتَوَسَّلُ بِهِ إِلَيْهِ أَيْ مَا يُرْجَى أَنْ يُتَوَسَّلَ بِهِ إِلَى مَرْضَاتِهِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ. یعنی وسیلہ ایسے توسل کا نام ہے جس کے ذریعہ اس کا ملنا اور اس کی رضا اور قرب حاصل ہو جائے۔ اور آگے صاحب تفسیر المنار نے ”توسل والوسیلہ عند المتأخرین“ کے عنوان سے ج ۶/۳۰۸ پر فصل کا لفظ لا کر مذکورہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں

التَّوَسَّلُ بِأَشْخَاصِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ أَيْ تَسْمِيَتُهُمْ وَسَائِلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَقْسَامِ عَلَى اللَّهِ بِهِمْ وَطَلْبُ قَضَائِ الْحَاجَاتِ وَدَفْعِ الضَّرِّ وَجَلْبِ النِّفْعِ مِنْهُمْ عِنْدَ قُبُورِهِمْ أَوْ فِي حَالِ الْبُعْدِ عَنْهَا وَشَاهِدَ هَذَا وَكَثْرَ حَتَّى صَارَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ يَدْعُونَ أَصْحَابَ الْقُبُورِ فِي حَاجَاتِهِمْ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى.

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور پرہیزگار صالحین کی ذوات مقدسہ کا توکل ان کے اسباب مبارک پیش کرنا اور ان کی وجاہت کی قسم دے کر بارگاہ خداوند میں یوں دعا کرنا ہے کہ (اے اللہ میں تجھ کو انبیاء و صالحین کی وجاہت کی قسم دیتا ہوں تو یہ کام کر دے) (کیونکہ) یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے وسیلے ہیں اور ان سے حاجتیں طلب کرنا، مشکل کشائی چاہنا اور فائدہ حاصل کرنا، چاہے ان کی قبور کے پاس سے ہو یا دور سے یہ عام جاری و ساری ہے۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اہل قبور کو بھی اپنی مشکلات میں پکارتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ص ۳۹۴ ج ۲ میں ہے)

وَاعْلَمُوا أَنَّ الْآيَةَ الْكُرْئِيَّةَ صُرِّحَتْ بِالْأَمْرِ بِاتِّخَاذِ الْوَسِيلَةِ وَلَا بُدَّ مِنْهَا لِتَبَيُّنِ الْوُصُولِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْحَصِلُ إِلَّا بِالْوَسِيلَةِ وَهِيَ عُلَمَاءُ الْحَقِيقَةِ وَمَشَائِخُ الطَّرِيقَةِ. ترجمہ: اور یہ جاننا ضروری ہے کہ اس آیت میں صریح طور پر یہ امر کے ساتھ وسیلہ تلاش کرنا ضروری قرار دیا ہے جو انتہائی ضروری ہے کیونکہ قرب الہی کا حصول وسیلہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ وسیلہ علماء حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توکل موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۷۳/۱۱

تفسیر کبیر

۴۰۷/۶۵۴۰۲/۶

تفسیر روح المعانی

۳۹۴/۶۵۳۹۳/۳

تفسیر روح البیان

۳۹/۲

تفسیر خازن

۷۴/۲

تفسیر ابن کثیر

۹۱/۶

تفسیر قرطبی

۱۱۴/۲

حاشیہ الصاوی علی الجلالین

۶۱۵/۱

تفسیر الکشاف

۲۷۱/۶

تفسیر طبری

۷۷/۲

تفسیر بغوی

۲۶۵/۱

تفسیر بیضاوی

۳۱۳/۶۵۳۰۵/۶

تفسیر المنار

۱۱۲/۶۵۱۰۹/۶

تفسیر مراغی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل و وسیلہ سے

کفار پر فتح و نصرت کا ثبوت

”وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا“ (۸۹/۲)

ترجمہ: اور (یہود) اس سے پہلے (قرآن اور نبی آخر الزمان کے وسیلہ سے) کافروں پر (اللہ سے) فتح مانگتے تھے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے اور قرآن کے نزول سے قبل یہود آپ کی عظمت کے قائل اور قرآن کی حقانیت کے معترف تھے حتیٰ کہ جب ان کا مشرکین عرب سے مقابلہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ کے نام پاک کے توسل سے رب سے فتح و نصرت طلب کرتے ہوئے کہتے:

”اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ“

یعنی اے اللہ! ہمیں نبی امی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فتح و نصرت عطا فرما۔

اس جگہ تفسیر عزیزی میں ہے کہ انہیں یقین تھا کہ نبی آخر الزمان کا نام پاک تمام پیغمبروں کا مددگار ہے اور کفر کو مٹانے اور باطل گھٹانے میں لشکر جبرائیل ہے۔ مدینہ اور خیبر کے یہودی مشرکین عرب کے فرقہ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور غذرہ کے مقابلہ میں شکست کھا جاتے تھے۔ آخر کار انہوں نے اپنے علماء کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے بعد تامل بسیار یہودی سپاہیوں کو یہود کا یاد رکھائی اور کہا کہ جنگ کے وقت پڑھ لیا کرو انہوں نے اس پر عمل کیا اور پھر ہمیشہ فتح پائی۔

”اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا نَسْتَعِذُّكَ بِحَقِّ أَحْمَدَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَنَا لَنَا فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ وَبِكِتَابِكَ الَّذِي تَنْزِلُ عَلَيْهِ آخِرَ مَا يَنْزِلُ أَنْ تَنْصُرَنَا عَلَى أَعْدَائِنَا“

یعنی اے ہمارے رب العزت! ہم تجھ سے احمد نبی امی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جن کے بھیجے کا تو نے وعدہ کیا اور اس کتاب کے طفیل و برکت سے کہ جو تو ان پر اتارے گا سب کتابوں سے پیچھے کہ تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح دے۔

معمولی تفاوت الفاظ کے ساتھ یہی مضمون آیت مذکور متعلق مندرجہ ذیل تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے۔

۱۶۴/۳

(تفسیر کبیر)

۴۳۵۵ ۴۳۴/۱

تفسیر روح المعانی

۱۰۷/۱

تفسیر مظہری

۶۰/۱

تفسیر خازن

۱۷۶۵۱۷۵/۱

تفسیر ابن کثیر

۴۲/۲

تفسیر قرطبی

۶۰/۱

تفسیر صاوی

۱۶۵/۱

تفسیر الکشاف

تفسیر البحر المحیط

۱۲۳۹/۱

تفسیر درمنثور

۱۷۰/۱

تفسیر طبری

۳۷۳/۱۵۳۷۲/۱

تفسیر بغوی

۵۸/۱

تفسیر المنار

۳۱۰/۱

تفسیر مراغی

۱۶۷/۱

تفسیر بیضاوی

۷۵/۱

تفسیر عزیزی

۵۸۱/۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توکل سے

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

”فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ“ (۳۷/۲)

ترجمہ: پھر جبکہ آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ اُن پر رجوع برحمت ہوا۔ (البیان)
اس کے تحت تفسیر روح البیان، درمنثور، تفسیر عزیزی اور خزائن العرفان نے طبرانی،
حاکم، ابونعیم اور بیہقی کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ
السلام کی پریشانی انتہا کو پہنچ چکی تو ان کو ایک دن یاد آیا کہ میں نے اپنی پیدائش کے وقت عرش
اعظم پر لکھا دیکھا تھا کہ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“

جس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ ان کا نام عرش اعظم پر نام خدا کے
ساتھ لکھا ہوا ہے۔ تو پھر کیوں نہ اُن ہی کے نام کے توکل سے بارگاہ رب العزت سے اپنی
مغفرت چاہوں۔ چنانچہ آپ نے عرض کی

”أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي“

اور ایک روایت میں یوں عرض کیا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَامَتِهِ عَلَيْكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي“

خَطِیئَتِیْ

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفیٰ ﷺ کے مرتبہ و عزت کے توسل و طفیل اور اس بزرگی کے صدقے میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں۔ تو فوراً بارگاہ الہی سے جواب آیا کہ اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کہاں سے جانا؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے سارا ماجرا عرض کیا۔ حکم الہی آیا کہ اے آدم وہ محبوب سب پیغمبروں سے پچھلے پیغمبر ہیں تمہاری اولاد سے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ مندرجہ حوالہ جات کچھ قدر تفاوت الفاظ ان تفاسیر میں بھی موجود ہیں۔

روح المعانی	۳۲۱/۱
روح البیان	۱۱۶/۱
قرطبی	۲۲۷/۱
بحر المحیط	۲۳۰/۱
درمنثور	۱۱۹/۱
عزیزی	۳۳۹/۱

حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے تبرکات

کے تابوت کے توسل سے دشمنوں پر

فتح و نصرت حاصل ہونے کا ثبوت

إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْهَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ط ۲۴۸/۲

ترجمہ: بیشک اس کی سلطنت کی نشانی تمہارے پاس صندوق کا آنا ہے میں تمہارے رب کی طرف سے (داؤں کا) سکون ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں ان (اشیاء) میں سے جو معظم (موسیٰ) اور (مکرم) ہارون نے چھوڑیں۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ:

وَكَانُوا إِذَا خَضَرُوا الْقِتَالَ قَلْدَ مَوَّةٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَسْتَفْتِحُونَ

يَهْ عَلَى عَدُوِّهِمْ فَيَنْصُرُونَ.

ترجمہ: جب یہ لوگ جنگ کیلئے نکلتے تو اس تابوت کو اپنے آگے رکھتے اور اس کے توسل سے اپنے دشمنوں پر فتح و نصرت طلب کرتے۔ تو ان کو فتح و نصرت حاصل ہو جاتی۔

اسی آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی ثبوت توسل موجود ہے۔ دیکھئے

تفسیر روح المعانی	ج ۲ ص ۷۶۳
تفسیر روح البیان	ج ۱ ص ۳۹۰
تفسیر مظہری	ج ۱ ص ۳۸۳
تفسیر خازن	ج ۱ ص ۱۸۱
تفسیر زاد المسیر	ج ۱ ص ۲۳۳
تفسیر قرطبی	ج ۳ ص ۱۶۸
تفسیر صاوی	ج ۱ ص ۱۵۴
تفسیر البحر المحیط	ج ۲ ص ۳۱۹
تفسیر طبری	ج ۲ ص ۷۲۵
تفسیر بغوی	ج ۱ ص ۱۷۱
تفسیر درمنثور	ج ۱ ص ۵۶۲ تا ج ۱ ص ۵۶۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توکل و وسیلہ سے

گناہوں کی مغفرت اور توبہ قبول ہونے کا ثبوت

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۶۴/۴۵

ترجمہ: اور اگر وہ کبھی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو آجائے آپ کے پاس پھر مغفرت طلب کرتے اللہ سے اور مغفرت طلب کرتا ان کے لئے رسول تو ضرور پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، بے حد رحم فرمانے والا (ترجمہ البیان)۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے ۹۲/۵ (جاء وک) علی اثر ظلمہم بلا ریب متوسلین یک قائلین عن جنائتہم غیر جامعین۔ حشفاً و سوء کئیلة با غتدا رهم الباطل و ایمانہم الفاجرة۔ یعنی اے محبوب آئیں آپ کے پاس اپنے ظلم کے فوراً بعد بلا تاخیر آپ سے توکل کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے جمع کرتے ہوئے ردی کھجوریں اور کم تاپ اپنے عذر باطل اور جھوٹی قسموں کے ساتھ۔

یہ توکل بالنبی ﷺ مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی اس آیت کے تحت اپنی اپنی عبارات کے ساتھ موجود ہے

تفسیر کبیر ۳۰/۱۱ تفسیر روح المعانی ۹۲/۵ تفسیر خازن ۱۱/۳۹۵

تفسیر ابن کثیر ۹۹/۱ تفسیر قرطبی ۸۵/۵ تفسیر الکشاف ۱/۵۱۷

روح البیان ۲۳۵/۱۲ البحر المحیط ۳۳۳ تفسیر المنار ۱۹۳/۵

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہمیشہ مقربین الہی
کا توکل بارگاہ الہی میں پیش کرتے رہے

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَبْتَغُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ط ۵۷/۱۷

ترجمہ: وہ (نیک بندے) جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۲۸/۱۵ میں ہے۔

يَنْظُرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ فَيَتَوَسَّلُونَ بِهِ .

یعنی اللہ کے نیک بندے تو دیکھتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے (اللہ کے) کیا قریب کن ہے تاکہ وہ اس کا توسل حاصل کر کے اس کی بارگاہ میں پیش کریں۔ تفسیر مظہری ۲۹۶/۵ کی ای آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

مَعْنَاهُ يَطْلُبُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ فَيَتَوَسَّلُونَ بِهِ .

یعنی اس کا معنی یہ بنا کہ وہ اللہ کے نیک بندے اس تلاش میں رہتے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کون ہے تاکہ اس کا توسل وسیلہ پیش کریں۔

اس مذکورہ آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہی ثبوت توکل موجود ہے

۱۲۷/۱۵

تفسیر روح المعانی

۱۲۴/۱۵

تفسیر روح البیان

۲۹۶/۵

تفسیر مظہری

۱۳۳/۳ تا ۱۳۴/۳

تفسیر خازن

۱۸۱/۱۰

تفسیر قرطبی

۶۲۷/۳

تفسیر الکشاف

۲۳/۱۵

تفسیر طبری

۱۰۰/۳

تفسیر بغوی

۵۷۳/۱

تفسیر بیضاوی

۳۸/۵

تفسیر زاد المسیر

۳۳۳/۳

تفسیر درمنثور

اہل ایمان کیلئے بندگانِ الہی کا وسیلہ و توشل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا ضروری ہے

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّئَلَّا يَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا ۲۵/۴۸

ترجمہ: اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان (بے بس) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو تم
پامال کر ڈالو گے۔ جنہیں تم نہیں جانتے پھر پہنچ جائے تمہیں (بھی) بے خبری میں ان کی طرف
سے کوئی ضرر (تو ہم اسی وقت تمہیں قتال کی اجازت دے دیتے یہ) اس لیے کہ اللہ جسے چاہے
اپنی رحمت میں داخل کر دے۔ اگر وہ ایمان والے وہاں سے نکل جاتے تو ان (اہل مکہ) میں
سے جو کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب دیتے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

أَنْظُرْ كَيْفَ شَفَقَهُ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُرَاقِبُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرِّ
إِذْ يُبْرَضُونَ بِبَلَاءِهِ وَكَيْفَ يُلْفَعُ بِرُكْبَتِهِمُ الْبَلَاءُ عَنْ غَيْرِهِمْ فَعَلَى الْمُؤْمِنِ
مُرَاَعَاتُهُمْ فِي جَمِيعِ الزَّمَانِ وَالتَّوَسُّلُ بِهِمْ إِلَى اللَّهِ الْمُنَّانِ فَإِنَّهُمْ وَسَائِلُ اللَّهِ
الْخَفِيَّةُ.

ترجمہ: یعنی دیکھ اللہ تعالیٰ کی ان مومنوں پر کتنی شفقت و رحمت ہے جو حقوق اللہ کی دکھ اور سکھ میں
دل سے ٹکرانی کرتے ہیں اور اس کی بلاؤں، مصیبت پر راضی رہتے ہیں۔ اس لئے تو کس طرح ان کی
برکت سے غیروں کی بلائیں نالتا ہے تو اہل ایمان کیلئے ہر وقت ان بندگانِ الہی کی رعایت بھی
ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ و توشل پیش کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی
درحقیقت اللہ تعالیٰ کے مخفی وسیلہ ہیں۔

اس آیت کے تحت مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ مضمون توشل موجود ہے۔

۴۹/۹۷:۴۸/۹

تفسیر روح البیان

۱۷۰/۳

تفسیر خازن

۳۳۳/۳

تفسیر الکشاف

۱۱۸/۲۶

تفسیر طبری

۱۸۴/۴

تفسیر بغوی

۱۱۱/۲۶

تفسیر مراغی

۷۶/۶

تفسیر درمنثور

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے وسیلہ و توسل

سے پورے قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا
كَنْزَهُمَا ق ۸۲/۱۸

ترجمہ: اور ان کا باپ نیک تھا تو آپ کے رب نے ارادہ فرمایا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور
اپنا خزانہ نکال لیں۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۴۷ پر ہے کہ

فَفِي الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ صَلَاحَ الْآبَاءِ يُفِيدُ الْعِنَايَةَ بِالْأَبْنَاءِ.

یعنی اس آیت کی صراحت اس بات پر دلالت ہے کہ نیک ماں باپ کی نیکی کا فائدہ ان کی اولاد اور
اولاد کو پہنچتا ہے۔

آگے اسی صفحہ پر فرماتے ہیں کہ حضرت وہب سے مروی ہے کہ

قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَحْفَظُ بِأَعْبَادِهِ الصَّالِحِ الْقَبِيلَ مِنَ النَّاسِ.

فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کے وسیلہ جلیلہ و صدقے سے لوگوں کے پورے
قبیلوں کو محفوظ فرماتا ہے۔

اور تفسیر مظہری ۱۵/۳۶۰ پر اسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ يَحْفَظُ بِصَلَاحِ الْعَبْدِ وَلَدَهُ وَوَلَدُ وَلَدِهِ وَغَيْرَتِهِ وَغَشِيَرَتِهِ وَأَهْلِي

ذَوِي رَاتٍ حَوْلَهُ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ فِيهِمْ.

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کی نیکی کے صدقے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد اور
اس کے کنبے اور قبیلے اور اس کے ارد گرد کے گھروالوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب تک وہ ان
میں رہتا ہے سب اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ رہتے ہیں۔
آگے فرماتے ہیں۔

وَلَفِي الْآيَةِ دَلِيلٌ "عَلَى أَنَّهُ حَقٌّ" عَلَى الْمُؤْمِنِينَ السَّعْيُ وَالرَّعَايَةُ لِلذَّوْنِ

الصُّلَحَاءِ مَا لَمْ يَضُرُّ مِنْهُمْ طُعْيَانٌ "وَكُفْرٌ"

یعنی اس آیت میں واضح طور پر یہ دلیل ہے کہ اہل ایمان کا یہ حق بنتا ہے کہ حتی الامکان
بزرگان دین کی اولاد کا ادب و احترام کیا جائے۔ جب تک کہ ان سے حدود دین سے تجاوز و
کفر صادر نہ ہو۔

مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی یہ تفاوت عبارات موجود ہے۔ دیکھئے:

تفسیر روح المعانی ۱۶/۳۶۰ تفسیر روح البیان ۵/۲۸۸ تا ۲۹۱/۵

مظہری ۱۵/۳۶۰ خازن ۱۳/۱۷۳

قرطبی ۱۰/۲۹۵ انکشاف ۱۳/۷۳

البحر المحیط ۶/۹۵ طبری ۱۶/۱۳

بخاری ۱۳/۱۷۳ اسرار غنی ۱۶/۹۱ زاد المسیر ۵/۱۳۳

یوم عاشورہ کے توٹل و وسیلہ سے قیدی کا

گرفتاری سے نجات یافتہ ہونا

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا

الْفِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ ۵۰/۲

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو چیر دیا پھر تمہیں نجات دی

اور ہم نے فرعون والوں کو غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ (ترجمہ البیان)

تفسیر روح البیان ۱۳۵/۱ تحت آیت مذکورہ ایک واقعہ نقل فرمایا:

کہ عاشوراء کے دن کفار کا ایک قیدی قید سے فرار ہو گیا تو اُس کو گرفتار کرنے کیلئے سوار روانہ

ہوئے جب اُس نے سواروں کو پیچھے آتے دیکھا تو اُسے یقین ہو گیا کہ اب میں گرفتار کر لیا

جاؤں گا۔ تو آسمان کی طرف سر اٹھایا اور عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الْمُبَارَكِ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنَجِّنِيْ

مِنْهُمْ فَاَعْمَى اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ جَمِيعًا فَتَجَا الْاَسِيرُ.

یعنی اے اللہ اس مبارک دن (عاشوراء) کے توٹل سے میں سوال کرتا ہوں!

کہ تو مجھے ان سے نجات دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام سواروں کو اندھا کر دیا

پس یہ قیدی نجات یافتہ ہو گیا۔

یوسف علیہ السلام کی قمیض کے وسیلہ و طفیل سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی،

ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی،

اور غمی کے بعد خوشی لوٹ آئی

اِذْ هَبُوا بَقِيَّةَ يَمِيْنِيْ هٰذَا فَاَلْقَوْهُ عَلَىٰ وَجْهِ اَبِيْ يٰٓأَبَتِ بَصِيْرًا ۝ ۹۳/۱۲

ترجمہ: میرا یہ کرتے لے جاؤ تو اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو

اُن کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر بغوی ج ۱۲ ص ۷۷ میں ہے۔

فَعَادَ بَصِيْرًا بَعْدَ مَا كَانَ اَعْمٰی وَعَادَتْ اِلَيْهِ قُوَّتُهُ بَعْدَ الضَّعْفِ

، وَشَبَابُهُ بَعْدَ الْهَرَمِ وَسُرُوْرُهُ بَعْدَ الْحُزْنِ. (ترجمہ البیان)

یعنی چہرہ یعقوب علیہ السلام پر قمیض یوسف علیہ السلام ڈالنے سے اسی اس قمیض کی برکت و وسیلہ سے

یعقوب علیہ السلام کی نابینائی کے بعد بینائی، ضعف کے بعد قوت، بڑھاپے کے بعد جوانی اور غمی

کے بعد خوشی لوٹ آئی۔

(نتیجہ) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ان انبیاء و صلحاء کے اس لباس کے اندر جسے یہ زیب تن

فرماتے ہیں یہ برکات رکھی ہیں تو خود ان کی ذوات مقدسہ میں کیا کیا برکات ہوں گی؟

فَاغْتَبِرُوا يٰٓاُولِيَ الْاَبْصَارِ

مختلف عبارات کے ساتھ یہی مسئلہ توشل زیر آیت مذکورہ مندرجہ تفاسیر کے اندر بھی موجود ہے ملاحظہ ہو۔

تفسیر کبیر ج ۱۸/ص ۱۶۵

روح المعانی ج ۱۳/ص ۶۷

روح البیان ج ۳۲/۴

مظہری ج ۵/ص ۶۶

خازن ج ۲/ص ۵۵۴

قرطبی ج ۹/ص ۱۷۵

صاوی ج ۳/۱۹۵

الکشاف ج ۲/۵۸۳

البحر المحیط ج ۵/۳۴۲

بنوی ج ۲/۳۷۶

مراغی ج ۱۳/۳۶

جبریل علیہ السلام کی گھوڑی کے نقش قدم

کی مٹی کے توشل و وسیلہ سے سونے کے

پچھڑے کا بے جان پتلا جاندار پچھڑا بن گیا

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُولِ

فَقَبَضْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلْتُ لِيَ نَفْسِي. (۹۶/۲۰)

ترجمہ: اس نے کہا میں نے وہ چیز دیکھی جو دوسروں نے نہ دیکھی (مجھے گھوڑی پر سوار جبریل نظر آئے) تو میں نے (جبریل) رسول (کی سواری) کے نقش قدم (کی مٹی) سے ایک مٹی بھری پھر میں نے اس کو (پچھڑے کے پتلے میں) ڈال دیا اور اسی طرح (یہ کام) میرے دل کو بھلا معلوم ہوا۔ (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر طبری میں ج ۱۶/ص ۲۳۸ پر ہے کہ:

رَأَى السَّامِرِيُّ اَثَرَ فَرَسِ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخَذَ تُرَابًا مِّنْ اَثَرِ

خَافِرِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى النَّارِ فَقَلَفَهُ فِيْهَا وَقَالَ كُنْ عِجْلًا جَسَدًا لِّهُ خُورٌ

حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ:

قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْهُ مِّنْ اَثَرِ جِبْرِائِيلَ فَاَلْقَى الْقَبْضَةَ عَلٰی

خُلِيَتْهُمْ فَصَارَ عَجَلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ.

ترجمہ: یعنی سامری نے جراثیم کے گھوڑے کے نشان دیکھے تو اسکے کھروں کے نشان کی مٹی لے لی اور پھر جس آگ میں سونا پڑا ہوا وہ مٹی انہیں ڈال دی اور کہا کہ تو بیل کی سی آواز نکالتا ہوا مجسم پھڑپھڑاتا ہو جا۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت جراثیم کے گھوڑے کے نقوش قدم کی مٹی میں سے ایک مٹی بھری تو پھر یہ مٹی بھر مٹی ان زیورات پر ڈال دی تو یہ مجسم پھڑپھڑا ہوا، جو بیل کی سی آواز نکالتا تھا۔

اس آیت کے تحت ہی مندرجہ ذیل تفاسیر میں بھی موجود ہے۔

روح المعانی ج ۱۶ ص ۴۷۸

روح البیان ج ۵ ص ۳۲۶

صاوی ج ۱۴ ص ۸۸

طبری ج ۱۶ ص ۲۳۸ تا ج ۱۶ ص ۲۳۹

بغوی ج ۱۳ ص ۱۹۳۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا پاک و صاف

ہونے کا وسیلہ عظمیٰ اور باعث تسکین ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط

إِنْ صَلَّوْا تَكْ سَكُنْ لَهُمْ ط (۱۰۳/۹)

ترجمہ: (اے محبوب) ان کے مال سے زکوٰۃ لیجئے جس کے ذریعہ آپ انہیں پاک اور بابرکت کر دیں اور آپ ان کیلئے دعا فرمائیں بیشک آپ کی دعا انکے لئے تسکین ہے۔

(ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے (ج ۱۲ ص ۴۰۳)

خُذْ يَا مُحَمَّدُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ تِلْكَ

الصَّدَقَةُ وَتُزَكِّيهِمْ أَنْتَ بِهَا

آگے ہے۔

تُطَهِّرُهُمْ أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ بِأَخْلَافِهَا مِنْهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ أَنْتَ

بِوَسِيلَةِ تِلْكَ الصَّدَقَةِ.

ترجمہ: یعنی اے محمد ﷺ ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے یہ صدقہ انہیں پاک کر دے گا اور آپ اس کے وسیلہ سے انہیں بابرکت کر دیں گے اور آپ ہی اس صدقہ کے وسیلہ سے انہیں بابرکت کریں۔

اور اس آیت کے تحت تفسیر بغوی ج ۱۲ ص ۲۷۳ پر ہے۔

(خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ) بِهَا مِنْ ذُنُوبِهِمْ.

یعنی اے محبوب ان کے مال سے زکوٰۃ لیجئے جس کے ذریعے آپ انہیں ان کے گناہوں سے پاک کر دیں۔

اور تفسیر المنار (ج ۱۱ ص ۱۹) پر ہے۔

فَالْمُطَهَّرُ هُنَا الرَّسُولُ وَالْمُطَهَّرُ بِهِ الصَّدَقَةُ.

یعنی یہاں پاک فرمانے والے تو حضرت رسول کریم ﷺ ہیں اور جس سے پاک کرتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

اور مندرجہ تفاسیر میں بھی یہی بہ تفاوت الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

ج ۱۱ ص ۱۳۶

تفسیر کبیر

ج ۱۱ ص ۲۱ تا ج ۱۱ ص ۲۲

تفسیر روح المعانی

ج ۱۱ ص ۵۸

تفسیر روح البیان

ج ۱۲ ص ۴۰۳

تفسیر خازن

ج ۱۸ ص ۱۸۷

تفسیر قرطبی

ص ۶۹ تا ج ۱۳ ص ۷۰

تفسیر صادی

ج ۱۲ ص ۲۷۳

تفسیر بغوی

ج ۱۱ ص ۲۰

تفسیر المنار

ج ۱۲ ص ۱۷

تفسیر مبراغی

حضرت مریم کے گریبان میں نفخ کا ظاہری

سبب اور وسیلہ جبریل علیہ السلام ہیں

جس سے عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۱۹/۱۹۰

ترجمہ: (جبریل نے) کہا (اے مریم) اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تمہیں پاک بیٹا دوں (البیان)

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری ج ۱۶ ص ۱۱ پر ہے۔

أَسْنَدَ الْفِعْلِ إِلَى نَفْسِهِ مَجَازًا لِكُونِهِ سَبَبًا ظَاهِرِيًّا بِالنَّفْخِ فِي الدَّرْعِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ حِكَايَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى تَقْدِيرُهُ أَرْسَلَنِي رَبِّكِ إِلَيْكَ يَقُولُ أَرْسَلْتُ رَسُولِي إِلَيْكَ لِأَهَبَ لَكِ بِتَوْسِطِهِ النَّفْخَ فِي ذُرْعِكَ.

یعنی مجازاً جبریل علیہ السلام نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف کی کیونکہ گریبان حضرت مریم میں نفخ کا ظاہری سبب و وسیلہ یہی تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ قول جبریل قول خداوندی کا بیان ہو جس کی تقدیر یہ ہو کہ مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ کی طرف میں نے اپنا رسول بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو بیٹا دوں آپ کے گریبان میں اس کے پھونک کے کسب کے وسیلہ توسط سے۔

اس آیت کے تحت، یہی مضمون بہ تفاوت الفاظ ان مندرجہ تفاسیر میں بھی ہے۔

مظہری ج ۱۶ ص ۱۱ تفسیر الکشاف ج ۱۳ ص ۹ تفسیر البحر المحیط ج ۱۶ ص ۲۲۲ مراغی ج ۱۶ ص ۳۲

اولیاء اللہ کی ذوات مقدسہ سر اپا پا برکت ہوتی ہیں اور ان کے مزارات منبع برکات ہوتے ہیں ان کے وسیلہ سے ان کے مزارات پر دعا قبول ہوتی ہے اور برکت حاصل ہوتی ہے۔

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰى اٰمِرِهِمْ لَتَنْخِذْنَ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝۱۸۵ ۲۱/

ترجمہ: ان لوگوں نے کہا جو اپنے کام پر غالب رہے تم ہے ہم ان کے پاس ضرور مسجد بنائیں گے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج ۲۳۳/۱۵ میں ہے کہ:

أَيُّ لَتَيْنِ عَلَى بَابٍ كَهَفِهِمْ مَّسْجِدًا يُصَلِّي فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَ يَتَّبِعُونَ بِمَكَائِلِهِمْ.

ترجمہ: یعنی ہم ضرور ان کی غار کے دروازے پر مسجد بنائیں گے کہ مسلمان اس میں نماز پڑھیں گے اور ان کی اس جگہ و مقام سے برکت حاصل کریں گے۔

اور حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۱۵ پر فرماتے ہیں کہ:

هَذِهِ الْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى جَوَازِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ لِصَلَاةٍ فِيهِ عِنْدَ مَقَابِرِ أَوْلِيَائِ اللَّهِ قَصْدًا لِّلْعِبَادَةِ بِهِمْ ۝

ترجمہ: یہ آیت یہ بتاتی ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات کے قریب نماز پڑھنے اور ان سے تبرک

حاصل کرنے کیلئے مسجد بنانا جائز ہے۔

اس مذکورہ آیت کے تحت جیسا کہ

تفسیر روح البیان ج ۲۳۳/۱۵

اور تفسیر مظہری ج ۳۶۹/۱۵ میں ہے

تفسیر الکشاف ص ۲۸۴

اور تفسیر المعانی ج ۳۰۰/۱۵ پر ہے۔

نتیجہ: ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے مزارات و مقابر کے قریب مسجد بنانا اور ان مساجد

میں نماز فقط اس وجہ سے پڑھنا کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے ولی کے قرب کی وجہ سے بابرکت ہے اور یہاں

نماز پڑھنے سے ہمیں خداوند تعالیٰ کی رحمت و برکت زیادہ نصیب ہوگی کیونکہ اس خطہ زمین پر اللہ

تعالیٰ کے ولی کا جسد اطہر ہے جو سر اپا مبارک ہے جب جسم ولی زمین کے خطہ کو لگا اسکو بابرکت کر دیا

اور اس کے قریب مسجد بنائی جو اللہ کا گھر ہے جس کے بنانے سے جنت میں مکان بنتا ہے اسکی برکت

بچنی جس کے حصول کیلئے وہاں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے تو پھر خود ولی کیونکر بابرکت نہ ہوگا اور

اسکو وجود سے توسل کیسے جائز نہ ہوگا۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ کے طفیل و وسیلہ سے

کفار بھی عذاب سے محفوظ

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ

اس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں ج ۱۲/۱۵ پر ہے۔

إِنْ مُحَمَّداً عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا دَامَ يَكُونُ حَاضِراً مَعَهُمْ فَإِنَّهُ

تَعَالَى لَا يَفْعَلُ بِهِمْ ذَلِكَ تَعْظِيماً لَهُ ۚ

ترجمہ: یعنی بیشک جب تک محمد ﷺ کا وجود یا جودائے ساتھ موجود ہے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی عظمت کے پیش نظر انکے مانگے ہوئے عذاب کا معاملہ نہیں کریگا۔

نتیجہ: جب کفار جو خود عذاب چاہ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ کی عظمت کے طفیل ان پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا اور وہ عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں مسلمان حضور ﷺ کے توسل سے کیونکہ محفوظ نہ ہوگا پھر کس طرح ان سے توسل حاصل کرنا جائز ہوگا؟

مندرجہ تفاسیر میں بھی یہ تفاوت الفاظ موجود ہے۔ دیکھئے۔

۱۲/۱۵

تفسیر کبیر

۵۵/۳ ۵۵۰/۳

تفسیر مظہری

ج ۳۰۸/۳

تفسیر خازن

۳۰۲/۳

تفسیر ابن کثیر

۲۹/۸

تفسیر قرطبی

۱۵/۳

تفسیر صاوی

۲۷۹/۹

تفسیر طبری

۲۱۰/۳

تفسیر الکشاف

۳۱۹/۳

تفسیر البحر المحیط

۲۰۷/۳

تفسیر بغوی

۵۲۷/۹

تفسیر المنار

۲۰۲/۹

تفسیر مراغی

۳۲۸/۳

تفسیر درمنثور

موسیٰ کی دعا کا وسیلہ و توسل

وَإِذْ قُلْتُمْ يَمُوسَىٰ لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاجِدْ لَنَا رَبَّكَ
يَخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِئُ الْأَرْضُ مِنْ مَّ بَقَلِيهَا الْخَالِيَةِ

ترجمہ: اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا۔ تو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے (کہ) وہ (میں) دسلاوی کی بجائے (ہمارے لئے زمین سے اگنے والی چیزیں پیدا کرے زمین کی ہنری (ترکاری) الخ (ترجمہ البیان)
اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی ج ۱۱ ص ۳۷ پر ہے کہ:

وَأَمَّا سَأَلُوا مِنْ مُوسَىٰ أَنْ يَدْعُو لَهُمْ لِأَنَّ دُعَاءَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَقْرَبُ لِلْإِجَابَةِ مِنْ دُعَاءِ غَيْرِهِمْ.

ترجمہ

یعنی اور انہوں نے موسیٰ سے اپنے لئے دعا کی درخواست اس لئے کی کہ وہ جانتے تھے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعا دوسروں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مقبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔
اور اسی طرح تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص ۳۹ پر موجود ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کو انبیاء کے توسل

سے بینائی اور قوت جوانی عطاء ہوئی

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَىٰ الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ ۚ ۲۸/۲۹۵

ترجمہ

پھر جب موسیٰ نے (اچارہ کی) میعاد پوری کر دی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان (بیروت) ۶/۳۷۷

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”جب موسیٰ علیہ السلام ہماری چرانے کی مدت پوری کر چکے تو آپ نے وطن واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت شعیب علیہ السلام دوپڑے اور فرمایا! یَا مُوسَىٰ كَيْفَ تَخْرُجُ عَنِّي وَقَدْ ضَعُفْتُ وَكَبُرْتُ فَقَالَ لَهُ قَدْ طَلَتْ عَيْنِي عَنْ أُمِّي وَخَالَتِي وَهَارُونَ أَخِي وَأُخْتِي فِي مَمْلَكَةِ فِرْعَوْنَ فَقَامَ شُعَيْبٌ وَبَسَطَ يَدَيْهِ وَقَالَ يَا رَبِّ بِحُرْمَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَإِسْمَاعِيلَ الصَّبِيِّ وَإِسْحَاقَ الْكَبِيرِ وَيَعْقُوبَ الْكَبِيرِ وَيُوسُفَ الصِّدِّيقِ رُدُّ قُوَّتِي وَبَصْرِي فَأَمَّنْ مُوسَىٰ عَلَىٰ دُعَائِهِ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ وَقُوَّتَهُ.

ترجمہ

اے موسیٰ! اس حالت میں آپ میرے پاس سے کس طرح جا رہے ہو۔ جبکہ حال یہ ہے کہ میں انتہائی کمزور اور بوڑھا ہو گیا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ مجھے اپنی ماں اور خالہ اور بھائی ہارون اور بہن سے غائب ہونے کا کافی مدت ہو چکی

ہے جبکہ وہ (دشمن خدا) فرعون کی سلطنت میں ہیں۔ تو حضرت شعیب علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلائے اور عرض گزار ہوئے۔ "اے میرے پروردگار! ابراہیم خلیل و اسماعیل صفی و اسحاق ذبیح و یعقوب کظیم و یوسف صدیق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ و توشل سے میری قوت جوانی و بینائی لوٹا دے پس موسیٰ علیہ السلام نے آپ کی دعا پر آمین کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت جوانی و بینائی واپس لوٹا دی۔

نتیجہ

ثابت ہوا کہ توشل انبیاء و اولیاء سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مقبولان خدا کا توشل سنت و طریقتہ انبیاء ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ توشل و وسیلہ کا منکر و مخالف انبیاء و اولیاء کا مخالف ہے۔

عصر اور عشاء کی چار رکعت سنت کے

وسیلہ اور توشل سے قحط سالی سے نجات

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَا رَبِّ فَقُلْنَا اٰ صُرِبْ بِصَاحِكَ الْحَجَرُ فَافْتَجَرَتْ مِنْهُ اٰثِنَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُّوا وَاَشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثُوا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۙ ۶۰/۲۰

ترجمہ

اور جب پانی طلب کیا موسیٰ نے اپنی امت کیلئے تو ہم نے فرمایا اپنا عصا اس پتھر پر مارو تو اس سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ بیشک ہر گروہ نے پانی پینے کی اپنی جگہ کو پہچان لیا۔ کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ پھر زمین میں فساد کرتے ہوئے۔ (البیان)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان ج ۱/۱۵۰ پر شیخ بافتادہ آنندی کا قول نقل فرمایا کہ ساک کی ترقی سنن مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مداومت کرنے سے ہوتی ہے۔ اس کے ضمن میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک سال حجاج کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی۔ لوگ کئی بار نماز استسقاء پڑھ چکے۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ انکو کسی ذریعہ سے کہا گیا کہ اگر وہ شخص دعا کرے جسکی عصر و عشاء کی پہلی چار رکعت سنت کبھی ترک نہ ہوئی ہوں تو بارش ہو جائیگی۔ ورنہ اگر چالیس سال بھی دعا مانگتے رہو گے تب بھی بارش نہیں ہوگی۔

ایسی عادت کا انسان بہت تلاش کیا گیا لیکن مل نہ سکا۔ آخر حجاج نے ظاہر کیا کہ مجھ سے کبھی یہ

سفین ترک نہیں ہوئیں اس نے دعا مانگی تو فوراً بارش شروع ہو گئی۔

نتیجہ

تو یہ سب سنت رسول ﷺ کی برکت تھی جسکے توشل سے بارش ہوئی حالانکہ تاج کتابیذا ظالم تھا۔ جب ظالم کی دعا میں ان سنتوں کی ادائیگی کی برکت سے اور توشل سے یہ اثر ہے تو نیکو کار کی دعا میں کتنا اثر ہوگا۔ جسکے متعلق تفسیر روح البیان ج ۱/۱۴۸ میں اسی کے آگے ہے۔

أَنْ يُجْعَلَ صَلَاحُ النَّاسِ وَسَبِيلُهُمْ وَشَفِيعًا.

یعنی لوگوں میں سے نیکو کو اپنی دعا میں

وسیلہ و سفارشی بنایا جائے تاکہ فوراً دعا قبول ہو۔

علامہ بروی فرماتے ہیں!

گرداری تو دم خوش در دعا

رودعا میخواند از احوال صفا

یعنی اگر تیری دعا میں اشر نہیں تو ان پاکسبازوں سے دعا کر جن کی دعا میں اثر ہے۔

ملک الموت روح قبض کرنے کا وسیلہ ہے

قُلْ يَتُوبُ إِلَيْكُمْ مَلِكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُجْعَلُونَ ۝۱۱/۳۲۰

ترجمہ

فرمادیجئے تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر کیا گیا

پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (ترجمہ البیان)

اس آیت کے تحت علامہ اسماعیل حق رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان ج ۱/۱۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فَالْفَاعِلُ لِكُلِّ فِعْلٍ حَقِيقَةُ وَالْقَابِضُ لَا رَوَاحَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

هُوَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَأَنَّ مَلِكَ الْمَوْتِ وَأَعْوَانَهُ وَسَائِبُ ۝

یعنی تمام مخلوق کی روحوں کو قبض کرنے والا اور ہر فعل کا قائل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی ہے

اور بیشک ملک الموت اور اسکے معاون تو درمیان میں واسطے ہیں۔

اور اسی طرح تفسیر مظہری ج ۱/۴۷۸ پر ہے۔

اصحاب کہف کے اسماء کا توسل

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ الْآيَةُ ۲۲/۱۸

اس کے تحت تفسیر صاوی علی الجلالین ج ۳ ص ۹ اور تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲ میں ہے کہ اصحاب کہف کے اسماء کے وسیلہ کی یہ خاصیت ہے کہ انسان آگ، غریق، یعنی حرق، غرق، سرق، جنات، نظر بد، بے برکتی، مرگی، دیوانگی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ علامہ محمود آلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

وَأَنَا أُعَدُّ هَذَا مِنْ خَوَاصِّ اسْمَائِهِمْ فَإِنَّهُ صَبِيحٌ مُبَجَّرٌ. روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۲ یعنی کہ میں اس کو ان کے اسماء کے خاصوں میں سے شمار کرتا ہوں۔ اور یہ بات صحیح ہے اور تجربہ شدہ ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ولید ماجد سے سنا کہ اصحاب کہف کے اسماء کے توسل سے آدمی پانی میں ڈوبنے، جلنے، اور غارت گری، اور چوری سے محفوظ و امن میں رہتا ہے۔ ان کے نام لے کر یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ يَمَلِكِيْ خَا مَكْسَلَمِيْنَا كَشْفُوْطَطْ اَذْرُ فُطْيُوْنُسْ كَشَا فُطْيُوْنُسْ

تَبْيُوْنُسْ يُّوْاْنِسْ بُوْ سْ وَكَلْبُهُمْ فُطْمِيْر وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِزٌ.

اور ملین احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۲ پر فرماتے ہیں کہ اسماء مجبوبان خدا علیہم ارحمہم وانشاء سے توسل و تبرک بلاشبہ محمود و مندوب ہے تفسیر طبری پھر شرح موصیٰ لدنیا العلامۃ الزرقانی

ج ۹ ص ۳۹ میں ہے اِذَا كُتِبَ اسْمَاءُ اَهْلِ الْكَهْفِ فِيْ شَيْءٍ وَالْقَىٰ فِي النَّارِ اُطْفِئَتْ

ترجمہ: یعنی جب اصحاب کہف کے نام لکھ کر آگ میں ڈال دیے جائیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔

(شفاعہ العلیل ص ۱۵۵)

توسل کا ثبوت

احادیث کی روشنی میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے توشل سے دُعا فرمانا توشل کا عملاً ثبوت ہے۔

حدیث۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَهَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ أُمَّ عَلِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" فَإِنَّكَ كُنْتَ أَهْمِي بَعْدَ أَهْمِي تَجُوعِي وَتَشَبِعِي وَتَعْرِينَ وَتَكْسِيْنِي وَتَمْنَعِينَ نَفْسِكَ طَيِّبَ الطَّعَامِ وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيدِينَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَالنَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغَسَّلَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيهِ الْكَافُورُ سَكَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ خَلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَمِيصَهُ وَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ وَكَفَّنَهَا فَوْقَهُ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلَا مَا اسْوَدَّ يَخْفِرُونَ قَبْرَهَا، فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ حَضَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ إِغْفِرْ لَأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ وَلِقِنِّهَا حُجَّتَهَا، وَأَوْسِعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم (والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ تشریف لائے اور اُن کے سر کے پاس بیٹھ کر فرمایا: اللہ آپ پر رحم کرے۔ بیشک آپ میری ماں کے بعد میری ماں تھیں، آپ خود بھوکی رہیں اور مجھے حکم سیر کرتیں، اور آپ نہ پہنٹیں اور مجھے کپڑے پہنائیں اور آپ خود اچھے اچھے کھانے نہ کھاتیں اور مجھے کھلاتی تھیں، اس سے آپ کا مقصود صرف اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا۔

پھر حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کو تین تین مرتبہ غسل دیا جائے پھر جب کافور کا پانی آپ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے وہ پانی انیل کر اپنے ہاتھوں میں لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور وہ قمیص انہیں پہنا دی۔ اور اپنی چادر کا اُسکے اوپر کفن پہنایا۔ پھر حضور ﷺ نے اسامہ بن زید اور ابوالانبیاء انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو بلایا کہ وہ اُن کی قبر کھودیں۔ جب قبر کھودے ہوئے وہ لحد تک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے خود قبر کھودی پھر اُس میں لیٹ گئے! پھر فرمایا:

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا (اے اللہ) میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے۔ اور اس کو اس کی حُجَّت (قبر میں نکیرین کے سوالات کا جواب) خوب سمجھا دے۔ اور اس کی قبر کو وسیع کر دے۔ اپنے نبی (محمد ﷺ) کے توشل اور اُن نبیوں کے

توشل سے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں۔ بیشک تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۳ پر تو اسی طرح ہے جو ابو پرورد ج ہے۔

باقی کچھ تفاوت الفاظ سے یہ

مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۷ پر

اور مجمع الاوسط للطبرانی ج ۶ ص ۶۸ تا ج ۶ ص ۶۹

اور مجمع الزوائد ج ۶ ص ۳۰۴

اور الاستیعاب ج ۳ ص ۱۸۹

وقاء الوفاء شریف ج ۳ ص ۸۹۸ تا ج ۳ ص ۸۹۹، ج ۳ ص ۱۳۷۳ میں بھی موجود ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں اپنا توشل پیش کرنے کا طریقہ سکھانا اور

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل

سے نابینا کا بینا ہونا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ سَيَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
النَّدَبِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بْنِ خَدَّيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا
ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يَبْرِئَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ
أَخْرُثُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ
فِي خَيْرِ مَوْضِعٍ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُو بِهِمَا الدُّعَاءَ.

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي
قَدَتَوَّجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِيَقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ"

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

احمد بن منصور بن یسار عثمان بن شعبہ ابو جعفر الدی، عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت، عثمان بن

حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا

حضور اللہ سے دعا کریں کہ مجھے آرام دے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو دعا کر دوں۔ وہ بولا حضور رب سے دعا کرویں۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف رحمت والے نبی حضرت محمد ﷺ کے توشل سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں نے آپ کے توشل سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے۔ تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

ان مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

ج ۲ ص ۱۹۸

ترمذی

ص ۱۰۰

ابن ماجہ

۲۱۹

مشکوٰۃ

ج ۳ ص ۱۷۹

مسند امام احمد

ج ۱ ص ۷۰ تا ج ۲ ص ۷۰۸

مسند رک حاکم

ج ۳ ص ۲۷۲ تا ج ۴ ص ۷۷

الترغیب

ج ۶ ص ۱۶۹

استن الکبریٰ نسائی

ج ۲ ص ۱۸۱

کنز العمال

ابن عساکر

ج ۶ ص ۹۴

اصح الجامع الصغیر

ج ۱ ص ۲۷

معجم الصغیر

ج ۱ ص ۱۸۳

مرقات شرح مشکوٰۃ

ج ۵ ص ۴۰۴

زر قافی

ج ۱۲ ص ۲۱۹ تا ج ۱۴ ص ۲۲۳

جواہر البحار

ج ۳ ص ۲۷

وفاء الوفا

ج ۲ ص ۱۳۷

حصن حصین اردو

ص ۱۹۵

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توشل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہونا

ما حظه ہو، حدیث

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا أَفْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ يَا رَبِّ اسْأَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي، فَقَالَ اللَّهُ يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَتَفَعَّلْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تَصِفْ إِلَيَّ اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ فَقَالَ اللَّهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ لَا حُبَّ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِذْ غَنِيْتُ بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ" ، هذا حديث صحيح الاسناد .

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے انفرش واقع ہوئی تو انہوں نے (بارگاہ رب العزت) میں عرض کیا اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلہ (توشل) سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا۔

حالانکہ ابھی تو میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ اس پر آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام رکھا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تو نے سچ کہا ہے۔ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہے اب تو نے ان کے وسیلہ (توشل) سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف کر دیا اور اگر محمد ﷺ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے۔

الحمد رک ج ۲/۲۷۷

کنز العمال ج ۱۱/۲۵۵

ابن عساکر ج ۷/۴۳۷

زرقانی ج ۱۱/۱۸۷ تا ج ۱۲/۱۲۰

مواہب اللدنیہ ج ۳۳/۳ تا ج ۳۵۲/۳۷۳ تا ج ۳۵۶/۳۷۳ ص ۲۱۸

ذائل المنیۃ ج ۳/۲۸۹

شفاء شریف ص ۲۲۳ تا ص ۲۲۴

شرح شفاء و ملا علی قاری	ج ۵/۱ تا ج ۶/۱، ۳۷
نسیم الریاض شرح شفاء	ج ۴/۳ تا ج ۳/۳، ۳۲
حجۃ اللہ علی العالمین	ص ۵۷۸ تا ص ۵۸۰
خصائص کبریٰ	ج ۱/۱ ص ۱۲
انوار الباری شرح بخاری	ج ۱۳/۱ تا ج ۱۳/۳
الہدایہ والنہایہ	ج ۷۰/۱
وفاء الوفاء	ج ۱۳/۱ تا ج ۱۳/۳، ۱۳۷۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے چچا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توشل

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا فَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد فاروقی میں جب قحط پڑتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توشل سے پانی مانگتے اور یہ دعاء کرتے تھے۔

یا اللہ! ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے تو ٹھو پانی برساتا تھا اور اب ہم تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ (توشل) لیکر آئے ہیں۔ ہم پر پانی برسا، پس پانی برستا۔

حوالہ جات توشل حضرت عباس رضی اللہ عنہ

بخاری شریف صفحہ ۱۳ جلد ۱ و صفحہ ۵۲۶ جلد ۱

بیہقی شریف صفحہ ۳۹۱ جلد ۳

المسند الجامع جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۶

کنز العمال

جلد ۸ صفحہ ۴۳۸

ابن عساکر

جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۵

صحیح ابن حبان

جلد ۳ صفحہ ۲۲۸

زرقاتی

جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ او جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹

کشف الغمہ

جلد ۱ صفحہ ۱۹۱

خصائص کبریٰ

جلد ۱ صفحہ ۲۰۸

جمع الفوائد

جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۱ صفحہ ۲۹۲

عمدة القاری شرح بخاری

جلد ۷ صفحہ ۳۷ و جلد ۷ صفحہ ۳۸ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۵

فتح الباری

جلد ۲ صفحہ ۶۳ و جلد ۲ صفحہ ۶۴ و جلد ۷ صفحہ ۹۸ و جلد ۷ صفحہ ۹۹

تجريد بخاری

جلد ۱ صفحہ ۲۲۳

تقریر بخاری

جلد ۳ صفحہ ۴۹۱

فیوض الباری

جلد ۳ صفحہ ۱۱۸

مرقات شرح مشکوٰۃ

جلد ۳ صفحہ ۵۵۹

قحط میں مبتلا لوگوں کی خوشحالی کیلئے امام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے توشل سے بارش طلب کرنا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ بِشِعْرِ أَبِي
طَالِبٍ.

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ يُمَالُ الْيَتْمَى عِصْمَةً لِّلْأَزْمَلِ.

ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم
سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اُن سے اُن کے والد نے کہا کہ میں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے سنا۔ ۵۳

ترجمہ: وہ روشن سفید چہرہ والے جن کے چہرہ اقدس کے توشل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔
جو یتیموں کے والی بیواؤں کے غم خوار ہیں۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ رَبَّمَا دَكَّرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ
وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَسْقَى فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى
يَجِيئَ كُلُّ مِزَابٍ.

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ÷ يُمَالُ الْيَتْمَى عِصْمَةً لِّلْأَزْمَلِ.

اور عمر بن حزمہ نے کہا کہ ہمیں سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کی کہ میں شاعر کا یہ شعر بھی یاد کرتا۔ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھتا جبکہ آپ منبر شریف پر بارش کیلئے دعاء فرماتے آپ ابھی منبر سے نہ اترتے تھے کہ پر تالے زور سے پہنے لگتے (یہ وہ شعر)

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ÷ يَمَالُ الْيَمْنَى عَصْمَةُ لِّلْأَزْمَلِ
وہ گورے رنگ والے کہ جس کے چہرہ انور کے وسیلہ (توشل) سے بارش طلب کی جاتی ہے۔
جو تیشوں کے والی، بیواؤں کے غم خوار ہیں۔ (یہ ابوطالب کا کلام ہے)

بخاری شریف	جلد ۱ صفحہ ۱۳
المعتمد الجامع	جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۶
کنز العمال	جلد ۸ صفحہ ۴۳۸
زرقانی	جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳
خصائص کبریٰ	جلد ۱ صفحہ ۲۰۸
فتح الباری	جلد ۲ صفحہ ۶۳ تا جلد ۲ صفحہ ۶۴
بدائع الصنائع	جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا جلد ۲ صفحہ ۲۶۱
الہدایہ والنہایہ	جلد ۳ صفحہ ۱۳۵

چیونٹی کے وسیلہ سے بارش کا ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَّافِعَةٍ بَعْضُ
قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجِيبَ لَكُمْ مِّنْ أَجْلِ شَأْنٍ
هَذِهِ النَّمْلَةُ (جلد ۲ دار قطنی صفحہ ۵۳)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی دعاء بارش کیلئے لوگوں کو باہر لیکر نکلے تو ایک چیونٹی پر گزرے جو اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی آپ نے فرمایا لوٹ چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعاء مقبول ہوگئی۔

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶ میں اس حدیث کے تحت ایک روایت نقل فرمائی گئی ہے کہ یہ نبی سلیمان علیہ السلام تھے۔ آپ نے چیونٹی کو ہاتھ اٹھائے دیکھا اور یہ دعاء مانگتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا خَلَقْنَا مِنْ خَلْقِكَ لَا غِنٰى بِنَا عَنْ رِّزْقِكَ فَلَا تُهْلِكْنَا بِذُنُوبِ بَنِي آدَمَ.

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق میں سے ہم بھی ایک مخلوق ہیں۔ (ہمیں روزی دے ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گی) تیرے رزق سے ہم مستغنی نہیں ہیں۔ تو تو ہمیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر۔

(نتیجہ) جب چیونٹی کے ذریعہ اور وسیلہ سے بارش و خوش حالی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے تو اشرف

المخلوق نیک و صلحاء بندوں کے وسیلہ و توشل سے کیسے عطاء نہیں فرما سکتا اور ان کا توشل کیسے ناجائز ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

مصنف عبدالرزاق جلد ۳ صفحہ ۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۷۷ تا جلد ۷ صفحہ ۷۸
ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۳۱۵

حلیۃ العلماء جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

احیاء العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۹۰

مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰

مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۹۷۶

دار قطنی جلد ۲ صفحہ ۵۳

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۳۲

مستدرک، حاکم جلد ۱ صفحہ ۴۷۳

مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷ تا جلد ۲ صفحہ ۳۹۸

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر

کے توشل سے بارش کا ہونا

قَحَطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحَطًا شَدِيدًا فَشَكُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُؤَى إِلَى
السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ قَالَ: فَفَعَلُوا فَمَطَرْنَا
مَطَرًا حَتَّى نَبَتْ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْمِ
فَسُمِّيَ عَامُ الْفَتْحِ.

ترجمہ: اہل مدینہ قحط شدید میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور کی طرف نظر کرو اور اس کے اور آسمان کے درمیان ایک روشندان ایسا کرو کہ درمیان میں آؤ نہ رہے۔ انہوں نے ایسا کیا تو بارش ایسی ہوئی کہ ہر چارہ خوب نکلا اور اونٹ موٹے ہو کر چربی سے پھول گئے تو اس سال کا نام ہی عام الفتح ہو گیا۔

دیکھئے دارمی شریف جلد ۱ صفحہ ۳۴

وفاء الوفاء جلد ۲ صفحہ ۵۶۰

جمع الفوائد جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ تا جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۹۲

مشکوٰۃ ۵۴۵۔

اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندوں کا وسیلہ و توشل دعاء میں سنت ہے اور عمل حنور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے

دیکھئے حدیث

وَعَنْ أُمِّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِضَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ = مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۷
یعنی اور حضرت امیہ ابن خالد ابن عبد اللہ ابن اسید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ تعالیٰ سے کفار کے مقابلہ پر) فتح حاصل ہونے کیلئے درخواست کرتے تو فقراء مہاجرین کے توشل و وسیلہ سے دعاء مانگتے۔

تشریح: اس حدیث کے تحت محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اجمعۃ الممعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵ میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کفار سے محاذ آرائی کے وقت اللہ تعالیٰ سے فتح حاصل ہونے کیلئے جو دعاء مانگتے تو فقراء مہاجرین کے توشل و وسیلہ سے مانگتے اور یوں بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا بِفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

یعنی اے اللہ فقراء مہاجرین کے توشل و وسیلہ سے ہماری مدد فرما۔

اور اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بات مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۴۴۲ پر یوں دعاء کو نقل فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا عَلٰی الْاَعْدَاءِ بِحَقِّ عِبَادِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

اے اللہ ہمیں اپنے خاص فقراء مہاجرین بندوں کے وسیلہ و توشل سے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

تشریح: یہ حدیث جہاں یہ ثابت کر رہی ہے کہ حضور پاک نے اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب نیک بندوں کا وسیلہ و توشل اپنی دعاء میں بارگاہ الہی میں پیش کر کے اپنی امت کیلئے اپنی سنت مقرر فرمادی ہے۔ وہاں حضرت ملا علی قاری اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث فقراء و نادار مسلمانوں کی اس عظمت و فضیلت کو بھی ظاہر کر رہی ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے ثابت فرمائی۔ چنانچہ آپ نے یہ شرف صرف فقراء و مساکین کو عطا فرمایا کہ ان کو واسطہ اور وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت مانگتے۔

ضعیفوں اور صالحین کے توشل سے ہی رزق اور مدد ملتی ہے

بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

۲۸۹۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُورِثُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِ كُمْ.

باب: جس نے غزوہ میں کمزور و نیک لوگوں سے مدد و استعانت حاصل کی ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی اُن سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی اُن سے طلحہ نے ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کا خیال تھا کہ انہیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو مدد اور رزق انہی کمزوروں کے توشل سے ملتا ہے۔

حوالے مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ ہوں

بخاری شریف	جلد ۱ صفحہ ۳۰۵	کتاب الجہاد
ترمذی	جلد ۱ صفحہ ۲۹۹	کتاب الجہاد
ابوداؤد	جلد ۱ صفحہ ۳۰۹	کتاب الجہاد
نسائی	جلد ۲ صفحہ ۵۳	کتاب الجہاد
مسند امام احمد حنبل	جلد ۵ صفحہ ۲۳۶، جلد ۳ صفحہ ۲۱۹، صفحہ ۱۷۱	
اسنن الکبریٰ بیہقی	جلد ۶ صفحہ ۵۳۸	کتاب قسم الغنی والفقیر

ابدالوں کے توشل سے اہل زمین کو بارش، فتح و نصرت اور تمام آفات سے نجات ملتی ہے

مسند امام احمد حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

السرارج المعبور جلد ۳ صفحہ ۲۰۹

الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ پر بحوالہ مسند امام احمد حنبل

میں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

أَلَا بُدَّالٍ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَ لَ اللَّهِ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ.

یعنی شام میں چالیس مرد ابدال ہیں جب ان میں سے ایک مرد کا وصال و انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی مرد کو ابدال بنا دیتا ہے۔ ان کے توشل و وسیلہ سے بارش ہوتی ہے اور ان کے وسیلہ سے ہی دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے اور ان کے توشل سے اور صدقے سے اہل شام سے عذاب ٹالا جاتا ہے۔

اور الحاوی للفتاویٰ صفحہ مذکور پر بحوالہ ابن عساکر دوسری روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی یوں ہے۔

إِنَّ الْأُبْدَالَ بِالشَّامِ يَكُونُونَ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا بِهِمُ تُسْقَوْنَ الْغَيْثُ

وَبِهِمْ تُنْصَرُونَ عَلَى أَعْدَائِكُمْ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغُرُقُ.

بیشک ابدال شام میں رہتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں جنہیں ہارش بھی اُن ہی کے وسیلہ و توسل سے نصیب ہوتی ہے۔ اور جنہیں تمہارے دشمنوں پر فتح و نصرت بھی اُن ہی کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اُن ہی کے وسیلہ جلیلہ سے پورے زمین والوں سے ہر قسم کی بلا و غرق ہونے کو ٹالا جاتا ہے۔

پچھلی روایت میں صرف اہل شام کا ذکر تھا اور اس روایت میں پوری روئے زمین والوں کا ذکر ہے۔

توسل کا ثبوت

فقہ کی روشنی میں

خدا کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا توسل پیش کرنا مستحسن ہے

علامہ شامی فتاویٰ رد المحتار جلد ۹ صفحہ ۵۶۹ میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

يَسْخَرُ التَّوَسُّلُ بِالنَّبِيِّ إِلَى رَبِّهِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ وَلَا
الْخَلَفِ إِلَّا ابْنُ تَيْمِيَّةٍ فَأَبْتَدَعَ مَا لَمْ يَقُلْهُ عَالِمٌ قَبْلَهُ.

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل پیش کرنا نہایت اچھا ہے اور سلف و خلف میں کوئی بھی اس کا منکر نہیں ہوا سوائے ابن تیمیہ کے کہ توسل کے انکار کا مرتکب یہ ہوا اس سے قبل کسی عالم نے اسکا انکار نہیں کیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
پر حاضر ہونا اور ان کے توسل سے اپنی مشکل کا حل چاہنا

وَمِنْ تَأْدِيبِهِ مَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي لَا تَبْرِكُ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَآجِيءُ إِلَى قَبْرِهِ
فَإِذَا عَرَضْتُ لِي حَاجَةٌ صَلَّيْتُ وَكَعَّعْتَنِي وَسَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ قَبْرِهِ
فَتَقْضَى سَرِيعًا.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے آداب میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ ادب بھی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے برکتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی قبر پر حاضری دیتا ہوں اور جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو آپ کی قبر پر حاضر ہو کر دو رکعت نماز پڑھ کر امام صاحب کی قبر انور کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا حل چاہتا ہوں تو ان کی قبر سے توسل اور امام صاحب کی برکت سے فوراً میری مشکل و حاجت حل ہو جاتی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں۔

إِنَّ الشَّافِعِيَّ صَلَّى الصُّبْحَ عِنْدَ قَبْرِهِ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قَالَ تَأْدِيبًا
مَعَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ.

کہ امام صاحب کی قبر کے پاس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے صبح کی نماز پڑھی تو دعاء قنوت نہیں پڑھی جو ان کے نزدیک پڑھنی ضروری ہے کسی نے امام شافعی سے کہا کہ آپ نے دعاء قنوت کیوں نہیں پڑھی؟ فرمایا اس قبر والے کے ادب کی وجہ سے دعاء قنوت کو نہیں پڑھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک صبح کی نماز میں دعاء قنوت نہیں ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے توسل سے بارش

رد المحتار جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ میں ہے کہ

(وَمَعْرُوفُ الْكَرْخِيِّ) بْنِ فَيْرُوزٍ مِنَ الْمَشَائِخِ الْكِبَارِ مُعْجَبُ الدَّعْوَةِ
يُسْتَسْقَى بِقَبْرِهِ۔

یعنی حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مقبول الدعاء مشائخ کبار میں سے تھے آپ کی قبر انور
کے توسل سے بارش مانگی جاتی اور بارش ہو جاتی۔

(نتیجہ)

بارش دلیل ہے خوشحالی کی، ثابت ہوا کہ جن کی قبور کے توسل اور صدقے میں خوش حالی نصیب
ہوتی ہے تو ان کی ذوات مقدسہ کا کیا مقام ہوگا؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ کے توسل سے دعاء کرنے کا حکم

حدیث: فَإِذَا كُنَّا لَكُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حَاجَةً فَاسْأَلُوا اللَّهَ تَعَالَى بِجَاهِي
فَإِنَّ جَاهِي عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَظِيمٌ۔

ترجمہ۔

جب تمہیں بارگاہ خداوندی میں کوئی حاجت درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ سے میرے
جاہ و مرتبہ کے توسل سے اپنی حاجت برآری مانگو کیونکہ میرا جاہ و مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
بہت بڑا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان اور روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۴ مطبع انتشارات جہان، تہران (ایران)
آگے علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ روح المعانی جلد ۶ صفحہ ۱۱۴ پر فرماتے ہیں۔

وَبَعْدَ هَذَا كَلِمَةٌ أَنَا لَا أَرَى بَأْسًا فِي التَّوَسُّلِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِجَاهِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى حَيًّا وَمَيِّتًا۔

ترجمہ:

اور اس پوری تفصیل کے بعد میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاہ و مرتبہ
کے توسل سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرنے میں کوئی حرج و برائی نہیں۔

مندرجہ ذیل فتاویٰ میں بھی توشل کاشوت موجود ہے

ملاحظہ ہوں حوالہ جات:

بدائع الصنائع	جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ تا ۱۶۱۲
رد المحتار	جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ تا صفحہ ۱۴۹
فتح القدیر	جلد ۲ صفحہ ۹۳
الحاوی للفتاویٰ	جلد ۲ صفحہ ۲۳۰
طحاوی علی مراقی الفلاح	صفحہ ۷ اور صفحہ ۳۵۷ تا صفحہ ۵۵۱
مراقی الفلاح	صفحہ ۱۵۳
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۸	
در مختار مع رد المحتار	جلد ۹ صفحہ ۵۶۹
فتاویٰ رضویہ	جلد ۹ صفحہ ۱۱۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۶۳۳
بہار شریعت	جلد ۱ صفحہ ۲۸۳
امداد الفتاویٰ	جلد ۲ صفحہ ۳۷۲
امداد الاحکام	جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ تا جلد ۱ صفحہ ۱۳۳
فتاویٰ مفتی محمود	جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ تا جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۱ صفحہ ۱۶۸
	و جلد ۱ صفحہ ۱۷۷
عقیدۃ الاوطار	جلد ۲ صفحہ ۲۵۵

اس کام میں میرے جن مخلص تلامذہ نے ملک اور بیرون ملک سے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور اب تک ان کا یہ تعاون مسلسل جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ

اے اللہ! میری سب خطاؤں اور لغزشوں کو معاف فرما کر اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے نجات اخروی کا ذریعہ بنادے اور میرے والدین کریمین، نیز میرے مشائخ و اساتذہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے درجات جنات الفردوس میں بلند فرما۔ جن کی تربیت اور نگاہ کرم سے یہ کتاب لکھنے کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔ آخر میں سر بسجود ہو کر اپنے رب کریم سے ملتی ہوں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ.

آمین بِجَاهِ حَبِيبِكَ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ



منظر اعلیٰ ہند
شاخ اعلیٰ ہند
حضرت علامہ عبدالغفور الوددی صاحب

مہتمم جامعہ فیاض العلوم کے اگرچہ ایک سے ایک اعلیٰ کارنامے ہیں مگر ان میں دو کارنامے وہ پیش کر رہا ہوں۔

جنکی شہرت و افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

کارنامہ (۱)

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم کا سرزمین رائے ونڈ میں قیام۔

کارنامہ (۲)

25-26-27 مارچ 1979ء میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس کا رائے ونڈ جیسی سرزمین پر انعقاد ہے۔

یہ ایسی کانفرنس تھی جسکی شہرت پوری دنیا میں اخبارات، جرائد اور پریس کے علاوہ بی۔ بی۔ سی (B.B.C) جیسے بین الاقوامی ادارے نے شرکاء کانفرنس کی تعداد پچاس لاکھ (5000000) نشر کی۔



یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
یا الہی گوتیرہ کی جب آئے سخت دات
یا الہی جب پڑے محشر میں شور و ادو گیر
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خود شیر محشر
یا الہی گرمی محشر سے جب بھر نکلیں بدن
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
یا الہی جب ہمیں آنکھیں صلب جرم میں
یا الہی جب حساب خندہ بیجا زلائے
یا الہی رنگ لائیں جب مری پیا کیاں
یا الہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
یا الہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

اپیل

جملہ برادران اسلام سے بالعموم اور مخیر حضرات سے بالخصوص مخلصانہ اپیل کی جاتی ہے کہ جامعہ فیاض العلوم غلہ منڈی رائے ونڈ کی پہلی اور مشہور وہ درس گاہ ہے جس میں کثیر تعداد میں طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کیلئے چودہ پندرہ اساتذہ مدرسین اور معلمات متعین ہیں۔ جن کے طعام و قیام کا کفیل ادارہ ہذا ہے۔

لہذا مخیر حضرات اپنے صدقات، زکوہ، عطیات اور چرمہائے قربانی صدق فطر و عشر کے موقع پر مدرسہ ہذا سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

والسلام

منجانب: صاحبزادہ محبوب سرور الوری

صدر مدرس جامعہ فیاض العلوم رائے ونڈ 0300-434946

جامعہ مجددیہ فیاض العلوم

غلہ منڈی ۵ رائیونڈ

جامعہ فیاض العلوم اہلسنت وجماعت کی مرکزی درسگاہ ہے

جس میں

قرآن پاک حفظ و ناظرہ و قرأت و تجوید کے ساتھ ساتھ مکمل درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ میں شعبہ **جامعة الطالبات** بھی قائم ہے۔ جس میں طالبات کو حفظ قرآن و قرأت و تجوید عالمہ فاضلہ و درس نظامی فاضل عربی اے۔ ٹی۔ ٹی۔ سی کورس بھی پڑھایا جاتا ہے۔

جامعہ میں بیرونی طلبہ و طالبات کی رہائش، خوراک، لباس، صابن وغیرہ کا بہترین انتظام ہے ملک کے مخیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر سعادت دارین حاصل کریں۔

محمد عبدالغفور الوری بانی و مہتمم جامعہ فیاض العلوم

غلہ منڈی ۵ رائیونڈ ۵ ضلع لاہور 042-5390243-0300-4256623